آخری قسط

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی*

تقریب رونمائی ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' کی روحانی مجلس میں بیتے ہوئے لمحات

مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب (مدیر اعلیٰ ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب وخطیب مسجد خضرا لاہور)

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الكريم أما بعد فاعوذبالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم
وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ صدق الله العظيم وبلغنا رسوله النبی الكريم،

خطبات مشاہیر ایک عظیم شاہکار

مہمان گرامی شیخ الحدیث شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مجاہد ملت حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، علمائے امت، زعماء امت اور طلبہ عزیز! ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' کی تقریب رونمائی ہے یہ کتاب جامعہ حقانیہ اور بطور خاص قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کا ہم سب کیلئے ایک عظیم تحفہ ہے ''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر'' خود ایک عظیم علمی شاہکار ہے لیکن ان پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی تعلیقات، توضیحات اور حواشی نے اس کتاب کو چار چاند لگادیئے میں اپنی اوقات میں رہتے ہوئے تمام اکابر کی موجودگی میں تقریر کی بجائے چند کلمات جو میں نے لکھ دیئے ہیں وہ پڑھ لیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کلمات میری طرف سے کافی ہونگے میرے نزدیک حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا مبارک وجود اللہ تبارک وتعالیٰ نے نور کے چشمہ سے پانی لے کر گوندا ہے اب اس وجود سے روشنیاں چھن چھن کر نکل رہی ہے اور ماحول کو منور کر رہی ہے ایک وقت وہ تھا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو کلاشنکوف ایک ہاتھ میں دی تھی اور دوسرے ہاتھ میں قرآن دیا تھا حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے کلاشنکوف کا حق بھی ادا کیا اور اب قلم وقرطاس کے میدان میں بھی فاتح بن کر ہر کسی کا قرض چکاتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔

---

* رفیق مؤتمر المصنفین

اپنی ذات میں انجمن

آپ نے کبھی کہکشاں دیکھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ نے آسمان پر یہ کہکشاں نہیں دیکھی تو جامعہ حقانیہ کے افق پر دیکھئے آفتاب عالم مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ کے اس آسمان پر کیا نور کی رونق لگی ہوئی ہے یہاں کا ہر وجود ایک ستارہ ہے، نجم العلوم ہے اور ستاروں کے اس جھرمٹ میں حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ بظاہر خود ایک کہکشاں ہیں جیسے ہم کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص اپنی ذات میں انجمن ہے تو مولانا سمیع الحق صاحب کا وجود ایک مستقل کہکشاں ہے جس طرح یہ دینی چابک ہے دنیا بھر کی اسلامی تحریکات کے کچھ مراحل ہیں علم حدیث کی مسند کی روشنی ہے اور دینی غیرت اسلامی حمیت کی ایک مکمل اور جیتی جاگتی تصویر ہے کون شکست دے سکتا ہے اسطرح کے لوگوں کو کہ وہ علم وادب کے شاہکار کے پیچھے دوڑ جائیں میں شاگردوں پر زیادہ اعتماد نہیں کرتا کتب خانوں کے الماریوں میں سجی ہوئی کتابوں سے مولانا سمیع الحق صاحب ہمیشہ جیتے جگاتے محسوس ہونگے اور ہنستے مسکراتے اور ان کی مسکراہٹ سے ہم جیسے عقیدت مندوں کو پھول جڑیاں اور پھولوں کی پتیاں نکلتی محسوس ہونگی، اور وہ جو خواہش رکھتے تھے کہ مولانا سمیع الحق پس منظر میں چلے گئے یا ان کے نظریے کو شکست ہوجائے سب نے دیکھا کہ ان کا نظریہ جیت رہا ہے، ان کا نظریہ فاتح ہے ان کی آواز پوری دنیا میں گونج رہی ہے لیکن وہ جو یہ چاہتے تھے اور جن کی خواہش تھی کہ مولانا سمیع الحق پس منظر میں چلے جائیں انہی کتابوں سے نکلتی ہوئی مسکراہٹ ان کے دلوں پر ان کے قلب وجگر پر طنز کے تیر برساتی محسوس ہونگی اور وہ دل تھام کر بیٹھ جائیں گے کہ ان کو شکست نہ دے سکے وہ آج کا بھی فاتح ہے اور سوچا تھا کہ ان کے اس دنیا سے جانے کے بعد ہماری جان چھوٹ جائے گی لیکن اس کا دل اس کے کارنامے، ان کی تصنیفات اور تالیفات اپنی تعارف کر رہی ہیں اور ہمارے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہے، میں مبارک باد پیش کرتا ہوں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو مبارکبادی کے ساتھ یہ بھی کہتا ہوں سمیع الحق زندہ ہے توانا ہے زندہ رہے گا توانا رہے گا اور آنے والے نسلوں کو اپنے نظریے کی طرف دعوت دیتا رہے گا۔

میں آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مولانا سمیع الحق صاحب نے اگر اپنے کلاشنکوف کی لاج رکھی ہے اور حضرت مولانا عبداللہ درخواستی کا جوان پر اعتماد تھا ان کے اعتماد کو مجروح نہیں ہونے دیا، امریکہ جا رہا ہے اور آپ کے تلامذہ اور حقانی فضلاء نے روس کو شکست فاش کیا، اب امریکہ شکست خوردہ ہوکر ادھر اُدھر بھاگ رہا ہے، آج امریکہ کو بھی آپ نے شکست دی ہے اور ہر دور میں مجاہدین کا طالبان کا سپاہ سالار بن کر میدان میں آتا رہا اور آتا رہے گا، آپ یاد رکھیں ڈاکٹر دوست محمد صاحب کی تائید کرتے ہوئے کہ جو اس وقت پوری دنیا کا منظر ہے وہ منظر آپکو نظر آ رہا ہے جو شکست آپکو نظر آ رہی ہے، اس شکست کو آپ

نے فتح میں تبدیل کیا، مسلم ممالک کے عسکری اداروں نے جوملت اسلامیہ کے ان لوگوں نے جس بری طرح ناک کٹوائی تھی۔ مولانا سمیع الحق نے مجاہدین کی سرپرستی کرکے امت مسلمہ کی لاج رکھی ہے آئندہ بھی آپ ہی لاج رکھیں گے عالم کفر ۶۰ مسلم ریاستوں کی فوجوں سے نہیں ڈررہا وہ آپ کے نام سے لرز اور ترس رہا ہے مولانا سمیع الحق کی آواز ہمیشہ آپکواس کی جو اعتدال ہے اسکی طرف بلاتی رہے گی۔

مولانا سمیع الحق نے قلم وقرطاس کی لاج رکھی

یہ کتاب ''خطبات مشاہیر،، میں سمجھتا ہوں مولانا سمیع الحق صاحب نے ہمیں ایک عظیم تحفہ دیا ہے، میں آخری جملہ کہہ رہا ہوں اپنے آپ کو سوال کے لئے تیار کیجئے کہ جس طرح مولانا سمیع الحق نے کلاشنکوف کی لاج رکھی اور قلم اور قرطاس کی بھی لاج رکھی ہے، جب ضرورت پڑے گی آپ کے کلاشنکوف لینے کی تو قلم وقرطاس کی لاج رکھنے کے ساتھ اس کی بھی لاج رکھیں گے۔ علامہ اقبال مرحوم نے بالکل صحیح کہا ہے کہ......

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
ہو رزم حق و باطل تو فولاد ہے مومن

میں ایک مرتبہ پھر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دارالعلوم حقانیہ کو خطبات مشاہیر کی تدوین اوراسکی اشاعت پرخراج تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ حضرات کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ

کافر ہو تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

مولانا قاضی محمد نسیم کلاچوی (جامعہ نجم المدارس)

خطبات مشاہیر مینارہ نور

حضرت استادی واستاد العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور دیگر علماء ومشائخ اور طلبہ کرام! میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ اکابر ومشائخ کے سامنے بولنے کی جسارت کروں لیکن مجھے حکم ہوا کہ چند الفاظ کہہ دوں تو سب سے پہلے حضرت مولانا مدظلہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس تقریب میں شرکت کی سعادت سے سرفراز فرمایا اور پھر والد گرامی سیدی وسندی حضرت مولانا قاضی عبدالکریمؒ کی تعزیت اس عظیم الشان تقریب میں فرمائی، اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مدظلہ کا سایہ تادیر قائم و دائم رکھے۔

''خطبات مشاہیر'' کی رونمائی پر حضرت مولانا مدظلہ کو خصوصی مبارکباد پیش کرتا ہوں،

خطبات مشاہیر جہاد وتصوف کی جامع دستاویز

یہ خطبات صرف خطبات نہیں بلکہ تاریخ، جہاد، تصوف وسلوک اور قلم وکتاب کے حوالے سے بھی ایک جامع دستاویز ہے۔ خطبات مشاہیر علمی دنیا میں اور اسلامی لائبریریوں میں مینارۂ نور ثابت ہوگی۔ مشائخ عظام کے خطبات اور ارشادات ما وشما کی طرح عام مولویوں کے نہیں بلکہ ان علماء کرام اور مشائخ عظام کے خطبات و ارشادات ہیں جو رشد و ہدایت کے آفتاب و ماہتاب تھے ان اکابر علماء کرام و مشائخ عظام کا ایک ایک جملہ خدا کی قسم لاکھوں کروڑوں قیمتی لعل وجواہرات سے زیادہ قیمتی ہیں۔ ع قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری

لیکن اگر کسی کو ان خطبات ومواعظ میں کوئی نورانیت للّٰہیت نظر نہیں آتی تو یہ اپنی بدنصیبی ہے............

گرنہ بیند بروز شپرۂ چشم
چشم آفتاب راچہ گناہ

جناب عبداللہ گل صاحب (فرزند جنرل حمید گل مرحوم)

تشکرانہ کلمات

نہایت ہی قابل قدر علمائے کرام، مشائخ اور زعمائے امت بالخصوص حضرت مولانا سمیع الحق صاحب!

میں شکرگزار ہوں، مولانا سمیع الحق صاحب کا کہ انہوں نے ''خطباتِ مشاہیر'' کے اس عظیم تقریب میں شرکت کا موقع دیا اور میرے عظیم والد جنرل حمید گلؒ جن کی زندگی مسلمانوں کی خدمت ان کے غم و درد میں شریک رہی اور اسلام کے نفاذ کیلئے جدوجہد کرنے والے مجاہد اعظم تھے، ان کی زندگی ہمارے لیے ایک پیغام ہے۔

میں ان کے مشن کو زندہ رکھنے کی کوشش کروں گا، میں نے بحمد اللہ مولانا جلال الدین حقانی کے ہاں جہاد کی ٹریننگ حاصل کی ہے، ان کے ساتھ عرصہ تک ایک کمرہ میں رہا۔ انشاء اللہ! دینِ اسلام کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہوں گا۔

خطبات مشاہیر ایک علمی وادبی شاہکار

''خطبات مشاہیر'' دس جلدوں میں منظر عام پر آئی ہے، جس میں اکابرین علماء، مشائخ، مجاہدین، زعمائے قوم وملت کے خطبات ہیں پون صدی کی تاریخ اور اس پر تعلیقات حواشی پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی ادبی شہکار ہے۔ میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو اس عظیم کتاب کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مولانا محمد حنیف جالندھری (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس)

الحمدللّٰہ وکفی والصلاۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ۝ وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا(الاحزاب:۲۳) وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ (الانفال:۳۹)صدق اللّٰہ العظیم

کلمات تشکر

صدر جلسہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور مہمان خصوصی شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، حضرات اساتذہ کرام اور قابل صد احترام حضرات علمائے کرام، بزرگان مکرم برادران اسلام، طلبائے عزیز! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عالم اسلام کی اس عظیم دینی، علمی، تبلیغی، فکری، نظریاتی، جہادی، درسگاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں خطبات مشاہیر کی تقریب رونمائی کے موقع پر آپ حضرات کی ملاقات اور گفتگو کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ میں سب سے پہلے شکر گزرا ہوں محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا اوران کے پورے خاندان کا اور دارالعلوم کے تمام اساتذہ اور کارکنان کا کہ جنہوں نے آج کی تاریخی اور یادگار تقریب میں مجھے بھی شرکت کا موقع بخشا۔ وقت کے مختصر ہونے کے پیش نظر چند گزارشات مختصراً اشارۃً عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مولانا سمیع الحق کی دو اہم دستاویزی کتابیں

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خارج میں دو ایسی کتابیں اور تالیفات سامنے آئی ہیں جو امت کے لئے منارۂ نور ثابت ہونگی۔ ''مکتوبات مشاہیر'' جب میں نے اس کو پڑھا اور دیکھا میں بہت حیران ہوا کہ حضرت مولانا نے کس طرح اپنے اس زمانے میں بھی جو بچپن کا، جوانی کا طالب علمی کا دور اور زمانہ ہے جس دور میں اور جوانی میں کسی کے خط وتالیف کو سنبھالنے کی اور محفوظ رکھنے کی طرف توجہ عموماً نہیں ہوتی، مولانا نے اس کو کس طرح سنبھالا اور محفوظ رکھا اس کو کس طرح آگے پھیلایا اور پہنچایا، اس سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مولانا اپنے اس سرمائے اور اپنی اکابر کی چیزوں کا، تبرکات کا کس طرح تحفظ کرتے ہیں۔ جس شخص نے اکابر کے خطوط کو محفوظ رکھا۔

اکابر کے نظریہ اور مشن کا محافظ

آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ اپنے اکابر کا اوران کے نظریہ اور مشن کا کتنا حفاظت کرتا ہوگا اس نے ایک ایک خط کو سنبھالا اور بعض ایسے خطوط بھی ہیں جو تین تین چار چار سطروں پر مشتمل ہیں، لیکن مولانا نے اس خط کو بھی سنبھالا اور محفوظ رکھا اور سونے اور چاندی سے زیادہ بہتر انداز میں سنبھالا۔ اس طرح کوئی سونے اور چاندی کو نہیں محفوظ رکھتا ہے جس طرح مولانا نے اس خطوط کو سنبھالا۔ اور امت تک پہنچایا وہ شخص اپنے اکابر کی مشن کا حفاظت کس طرح کرتا ہوگا اور کس طرح محفوظ رکھے گا۔ میرے دوستو! مکتوبات مشاہیر کے بعد ''خطبات مشاہیر'' دس جلدوں میں آپ کے سامنے آ گئی ان میں ایسے اکابر ومشائخ اور علماء ربانیین کے خطبات آپ کو ملیں گے۔ جن کو آج تک آپ نے نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے۔ یہ تمنا اور آرزو تھی کہ کاش! ہم ان کو دیکھتے اوران کے خطبات کو سنتے لیکن تقدیر آپ کے اور میرے اختیار میں نہیں ہے۔ تمنا تھی کہ ہم ان کو دیکھتے لیکن مولانا نے ہماری تمنا کو پوری کردی اور ہماری اس تمنا کو مولانا نے تکمیل اور بہتر انداز میں مکمل کیا۔ اور مشاہیر کی خطبات کو تحریری شکل پہنائی۔ تحریری انداز میں وہ ان خطابات اور بیانات کو کتاب کی شکل میں شائع کرائے تب ہمارے سامنے آئی۔

خطبات مشاہیر علم وعمل کے جامع

میرے دوستو! مخاطب میرے طلباء بھائی ہیں، میرے دوستو! جب آپ ان خطبات کو پڑھیں گے تو آپ کو علم وتقوی ،للّٰہیت واخلاص کا نور نظر آئے گا اور آپ کو اس میں اتباع سنت نظر آئے گا۔ اور آپ اپنے مشن پر اور اپنے جذبہ پر مر مٹنے کا عزم کرسکیں گے اس سے آپ کو صبر واستقامت علی الدین نظر آئے گا اوراس میں آپ کو عمل نظر آئے گا۔

یاد رکھئے! آپ دنیا میں بے شمار کتابیں پڑھیں گے لیکن آپ اگر عالم باعمل اور عالم ربانی کی کوئی تحریر یا کتاب پڑھیں گے تو اس میں آپ کو ایک نور نظر آئے گا۔ اس میں آپ کو برکت نظر آئے گی۔ یہ روایتی تقریریں نہیں ہیں یہ خطبات روایتی نہیں ہیں، یہ وہ خطبات ہیں جن میں علم وعمل کی نورانیت موجود ہے جس سے آپ کو تقویٰ وکردار نظر آئے گا جس سے آپ کو متانت واستقامت نظر آئے گی۔

موبائل آج کے دور کا فتنہ اور زہر قاتل

میرے دوستو! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں ، اپنے طالب علم بھائیوں سے کہ آپ ان خطبات کو اپنے موبائلوں میں رکھ کر اور محفوظ کریں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے پاس دو دو تین تین موبائلز ہیں اور ہم سے زیادہ موبائلز آپ کے پاس ہیں۔ یہ موبائل میں طالب علم کے لئے زہر قاتل سمجھتا ہوں۔

میں اس موبائل کو آج کے دور کا فتنہ سمجھتا ہوں میں اس موبائل کو طالب علم کے علمی مشاغل کو سب سے بڑا قاتل سمجھتا ہوں۔ یہ استاد اور طالب علم کے سبق کا قیمتی وقت ضائع کرتا ہے۔

یہ آپ کی توجہ برباد کرتا ہے۔اس لئے پہلے سے آپ کو درخواست کرتا ہوں کہ موبائل رکھنا چھوڑ دو اپنے استاد سے علم حاصل کرو اور اس موبائل کو حصول علم کے دور میں طلاق دو۔ اور اگر آپ کے ساتھ ہیں تو ان میں اپنے اساتذہ کے خطبات محفوظ رکھیں اپنے فارغ اوقات میں اس خطبات کو پڑھیں آپ کو ان شاء اللہ باکردار بنائیں گے۔آپ کو علم وعمل کی نورانیت سے معتبر کرینگے آپ جب اس خطبات کو پڑھیں گے۔

خطبات میں کردار مدارس پر مکمل جلد

اس میں آپ کو بہرحال یہ بھی نظر آئے گا کہ ہمارے مدارس کا کیا پیغام اور کیا کردار ہے؟ اور ہماری اس مدارس کی کیا خدمات ہیں۔ میں شکرگزار رہوں اس میں ایک پوری جلد مولانا نے وفاق المدارس العربیہ کے حوالہ سے ترتیب دی ہے جو دارالعلوم حقانیہ میں وفاق المدارس کا اجلاس ہوا تھا اور ایک عالمی اور تاریخی اجتماع ہوا تھا۔اس میں جو بیانات ہوئے تھے اس کو لکھ کر مولانا نے ایک مکمل شکل میں جمع کیا اور ہم بھی آج کل وفاق المدارس کی پوری تاریخ کو مرتب کررہے ہے، پانچ پانچ ہزار صفحات پر مشتمل ہے ہم اس کو جمع کررہے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ وفاق المدارس کیا کرتا ہے جیسا کہ ہر مدرسے کا چوکیدار اور پہرے دار ہوتا ہے اسی طرح وفاق المدارس ان پہرے داروں کے پہرے دار ہیں اور ان چوکیداروں کے چوکیدار ہیں اور آپ دین کے پہرے دار ہیں اور آپ قرآن وسنت اور علوم نبویؐ کے پہرے دار ہیں اور آپ پہرے داروں کے پہرے دار ہیں۔آپ کا پہرے دار وفاق المدارس ہے۔

وفاق المدارس کے موسسین

جن علماء نے اس وفاق کی بنیاد رکھی ہے۔ان میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور میرے دادا حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ ، حضرت مفکر اسلام مفتی محمودؒ اور شمس العلماء حضرت شمس الحق افغانیؒ ۔حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ وغیرھم سب اس میں شامل تھیں۔وقت نہیں ہے کہ میں ان تمام کے نام لوں، یہی وہ تمام اکابر ہیں جنہوں نے وفاق المدارس کو بنایا اور بڑھایا اور پھر یہ سلسلہ شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان کو پہنچا۔اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور انہوں نے اس کو چار چاند لگائے۔اور وہ وفاق جو ان چٹائیوں سے اٹھایا گیا تھا اور ان میدانوں سے اٹھا تھا آج وہ وفاق عالمی اور آفاقی بن چکا ہے، وفاق اب آفاقی اور عالمی ادارہ ہے، یہ ان حضرات اور اکابر کی محنتوں اور کاوشوں کا ثمرہ ہے، اور آپ پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ مدارس کا پیغام کیا ہے۔

مدارس پر بے بنیاد الزامات

آج مدارس پر الزام لگایا جاتا ہے یہ اسی طرح آپ کو بدنام کرتے ہیں تو آج عالمی سطح پر اسلام کو بھی بدنام کرتا ہے میں مدارس کو اسلام سے الگ نہیں سمجھتا اسلئے مدارس اسلام کے مراکز ہیں اور اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے قلعے ہیں یہ دشمن جانتے ہیں کہ دعوت وتبلیغ اس سے اٹھتا ہے،اور یہی سے جہاد اٹھتا ہے اور یہی سے تصنیف وتالیف اٹھتی ہے اور یہی سے اسلام کا سچا عقیدہ اور نظریہ نکلتا ہے،آج دشمن جسطرح اسلام کو دہشت گردی کا مذہب کہتا ہے اور تشدد کا مذہب کہتا ہے،اسی طرح آپ کے مدرسے کو دہشت گردی اور انتہاء پسندی کا مرکز کہتے ہے،اسلام کا دہشت گردی اور انتہاء پسندی سے کوئی تعلق نہیں اور مدرسے کا بھی انتہاء پسندی سے کوئی تعلق نہیں ہے مدرسے کا پیغام اسلام والا پیغام ہے،اور ان کا پیغام امن وسلامتی والا پیغام ہے، میں ایک خبر دیتا ہوں، کہ ۱۶ دسمبر کو پشاور میں ایک عظیم سانحہ ہوا اور ہم سب نے اسکی مذمت کی اسکے بعد پاکستان کے تمام مدارس خواہ وہ دیہات میں ہوں یا شہر میں ہوں، چھوٹے شہر میں ہوں یا بڑے شہر میں ہوں اور ان پر اچانک رات کو چھاپے مارے گئے، ہر ایجنسی کے لوگوں نے ایک ایک کمرے کو چھانا اور طلباء کے سامان کو کھولا اور اسکو چھانا ہے لیکن ان ۹ ماہ میں مسلسل مدارس کے سرچ آپریشن کے باوجود پورے پاکستان کے ایک مدرسے میں کوئی ایک دہشت گرد کوئی انتہاء پسند، کوئی ٹارگٹ کلر، کوئی قاتل، کوئی مجرم، کوئی مطلوب اور کوئی غیر قانونی اسلحہ کلاشنکوپ کوئی ریوالور یا کوئی اور چیز برآمد نہ ہوئی، الحمدللہ مدارس جس طرح پہلے بے داغ تھے اور آج بھی بے داغ ثابت ہوئے۔

مدارس امن کے قلعے

کراچی میں زیروزیرو پر چھاپا مارا گیا اور اس نے کہا تھا کہ آپ زیرو ہیں اور ہم ہیرو، تو ہم نے کہا کہ ہم زیرو سہی اور آپ ہیرو سہی اور یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ ثابت کریگا کہ آپ زیرو اور ہم ہیرو ہیں تو ثابت ہو گیا جب ان پر چھاپا مارا گیا تو ان کے ساتھ بیرونی ملک کے غیر قانونی اسلحہ اور کلاشنکوف اور بلکہ غیر ملکی ہتھیار برآمد ہوئے تو ہم نے ثابت کرایا کہ مدرسہ امن کی تعلیم کا مرکز ہے اور مدرسہ اسلام کی تعلیم کا سبق دیتا ہے پاکستان کے مستحکم معیشت اور تمدن وتہذیب کا یقین رکھتا ہے پاکستان کے مدرسے کا طالبعلم افغانستان کے تحفظ کیلئے اپنا جان دیتا ہے جب پاکستان کا وقت آئیگا تو ہم اور ہمارے طلباء آپ کو صف اول میں ملیں گے اور آپ پچھلے صف میں ہوں گے، میں کہتا ہوں اے حکمرانو! عقل کے ناخن لو پاکستان کیلئے جذبہ رکھنے والوں کو اپنا دشمن اور حریف نہ سمجھو کہ آپکا دشمن کون ہے اور آپکا دوست کون ہیں؟ اپنا دشمن معلوم کرو، مدرسہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے اور آئندہ بھی ہوگا، مدرسہ کل بھی جوان تھا اور آج بھی جوان ہے اور آئندہ بھی جوان رہیگا ان شاء اللہ۔

قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری

چونکہ مدرسہ دین کی تعلیم کا سبق دیتا ہے،اوراسلام کی تعلیم کا مرکز ہے ،ہم اسکی حفاظت نہیں کرتے وہ میرا حفاظت کرتا ہے ،قرآن کی ہم حفاظت نہیں کرتے وہ میری حفاظت کرتا ہے۔جب اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کرنی ہےتو قرآن کے مراکز اور اسکے داعی اور مدارس کی بھی حفاظت کرنی ہے ،یہ مدرسہ ہمیشہ قائم ودائم رہے گا، ہم مذاکرات کیلئے آج بھی تیار ہیں اور ہم اپنی ہر بات کواور اپنے موقف اور دعویٰ کوانشاء اللہ دلیل کے ساتھ لڑیں گے،ہم نے پرویز مشرف کے دور میں اپنا مقدمہ دلیل کیساتھ لڑا ہے،اور ہم نے کہا کہ ہم برہان سے اپنا بحران جیتیں گے ۔ہمارا اصل دلیل ہمارا برہان اور ہماری حقانیت اور ہماری عقل ہےاور ہماری صداقت ہے ۔مدرسہ اور طالب ہمیشہ قائم رہیگا ،انشاء اللہ اور اللہ تعالیٰ ان مدارس کو ہمیشہ قائم رکھے ۔تاہم آخر میں طلباء سے چند طالبعلمانہ گزارشات کرنا چاہتا ہوں ۔

خطبات مشاہیر کے مطالعہ کی تلقین

پہلی بات یہ ہے،کہ مشاہیر کے خطبات کا مطالعہ کیجئے یہی میرے لئے اورآپ کے لئے رہنما اور آئیڈیل ہیں اور اس سے آپکو تقویٰ وعمل ،اخلاص وللھیت ملے گی اور میں دوسری درخواست یہ کرتا ہوں کہ میرے عزیز طلباء! آج بھی آپکا ہے اور مستقبل بھی آپکا ہے ،اور آپکا انتظار کررہا ہے ،حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب دنیا میں زیادہ حالات پرنظر رکھتے ہیں مجھے بھی ملکوں میں جانے کا اتفاق ہوا میں نے دیکھا دنیا پیاسی ہےاور اسلام کے دروازے پر دستک دیتی ہیں ،اوراسکو آپ جیسے علماء ربانیین کی ضرورت ہے اور پوری دنیا آپکی منتظر ہےاور انشاء اللہ ایک وقت آئیگا کہ اسلام کی روشنی آپ ہی کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلے گی۔

طلبہ مدارس کی خصوصیات

میرے عزیز طلباء ایک مرتبہ مجھے لاہور میں ایک عصری ادارہ اور مشہور ادارے کے ایک صاحب ملے کہ مولانا ہم کالج اور یونیورسٹیوں میں وقت گزار رہے ہیں کالج کے طلباء کے ساتھ ہمارا رابطہ ہوتا ہے، ہم نے مدارس کے طلباء میں تین نمایاں خصوصیات دیکھیں ہے:

(۱) دینی مدارس کے طلباء کو بیان اور خطاب اور اظہار مافی الضمیر کی غیر معمولی صلاحیت ہوتی ہے،اور وہ تقریر خوب اور لذت کیساتھ کرتے ہیں،اور یہ خطبات مشاہیر آپکے سامنے ہے۔جو اسکی زندہ مثال ہے۔

(۲) دوسرا یہ کہ ہم نے دیکھا کہ آپکے طلباء کا خط اچھا ہوتا ہے(اچھے انداز میں لکھتے ہیں)

(۳) تیسرا یہ کہ ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں ادب بہت ہوتا ہے۔

تو میں نے ان سے کہا کہ ہمارے طلباء میں علم کیساتھ عمل وادب دونوں ہوتا ہے ہمارے مدرسے صرف تعلیم کا سبق نہیں دیتے وہ علم وعمل کی بھی تعلیم دیتے ہیں۔

اختتامی کلمات

میں ایک مرتبہ پھر مولانا سمیع الحق صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ مولانا نے یہ عظیم کام کیا ہے اور مولانا انوار الحق صاحب کو بھی جو کہ ہمارے وفاق المدارس کے نائب صدر ہیں اور ان کے تمام اساتذہ اور معاونین کو اور ہم بھی شکرگزار ہیں کہ مولانا نے جنرل حمید گل مرحوم جو محبِّ وطن تھے ان کے بڑے صاحبزادے جو یہاں موجود ہیں اور سردار عبدالقیوم خان کے صاحبزادے اور مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی والے کے بڑے صاحبزادے اور حضرت مولانا قریشی کے صاحبزادے ان سب کیلئے تعزیت کو موقع بخشا ،اور میں وفاق المدارس کی طرف سے مولانا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آخر میں میں اپنے اس تقریر کو ایک شعر پر اختتام کرتا ہوں۔ نقش قدم نبیؐ کے ہیں جنت کے راستے اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

والسلام : وما علینا الا البلاغ المبین

اسکے بعد مولانا سمیع الحق کے خطاب کا اعلان کیا گیا مگر مولانا نے اپنی کتاب پر بات کرنے سے معذرت کی مگر اکابر کے اصرار پر مختصر خطاب کیا۔

حضرت مولانا سمیع الحق کا اختتامی خطاب

قابل احترام، اکابرین ومشائخ اور عزیز طلبہ!

بہت سے اکابر ومشائخ اور علماء جمع ہیں، اکثر نے میرے بارے میں حسن ظن کا اظہار فرمایا، اللہ تعالیٰ مجھے اس حسن ظن پر پورا اترنے کی توفیق دے حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے جگہ جگہ مکتوبات میں لکھا ہے میں بھی یہی عرض کرنا چاہوں گا......

یظن الناس بی خیرا وإنی لشر الناس ان لم یعف عنی

جب حضرت مدنیؒ جیسے اکابر یہ فرمارہے ہیں تو کم ترین سے بھی کم ترین ہیں، اس اجتماع سے میرا مقصد صرف یہی تھا کہ آپ طلبہ ان اکابر کی زیارت کریں، میرے نزدیک اکابر کی زیارت ہزار درسوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے ''خطبات مشاہیر'' کو شائع کرانے کی توفیق دی، اس میں میرا کوئی کمال نہیں میں نے تو صرف جمع کیا ہے، یہ ان اکابرین کے فیوضات ہیں انشاء اللہ! یہ فیوضات جاری رہیں گے۔

میرے جگری دوست

مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب میرے جگری دوست ہیں، الحمدللہ ذہنی توافق بھی ہے مزاج بھی ایک ہے، انتہائی مصروف تھے، مگر میرے ایک فون پر تیار ہوگئے اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے۔

حالانکہ مجھے ان کی مصروفیات کا علم ہے، سارے پروگرام چھوڑ کر شفقت فرمایا، اب ان کا بیرونی سفر بھی ہے، حج کا بھی ارادہ ہے بہرحال! میں مولانا کا ممنون ہوں۔

مولانا حنیف جالندھری کل بیرون ملک سے واپس آئے ، میں نے فون پر دعوت دی اور تشریف لائے، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تھکے ماندے آئے تھے اور تشریف لائے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوار صاحب مدظلہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے تلمیذ ہیں، مسند حدیث پر تشریف فرما ہیں، ان کا بھی شکرگزار ہوں کہ ضعف و علالت کے باوجود تشریف لائے۔

علماء دیوبند کے سرخیل حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے دادا پیر کے مزار (سنگر بابا) پر حاضری

مولانا تقی عثمانی صاحب کل تشریف لائے ہیں، کچھ عرصہ پہلے ان کا فون آیا تھا میں اس وقت شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ شہید کے مزار پر تھا، ان سے عرض کیا کہ میں اس وقت شاہ عبدالرحیم شہید کے مزار پر ہوتو انہوں نے اس وقت بتایا تھا کہ میں کبھی آؤں گا تو ساتھ چلیں گے۔ کل مغرب کے وقت ہم وہاں چلے گئے۔ طورو مایار مردان میں ''سنگر بابا'' کے نام سے ایک مزار ہے جس میں سید احمد شہیدؒ کے قافلۂ شہداء کے ۲۷ شہداء ایک ہی قبر میں مدفون ہیں، ان کے سر کاٹے گئے تھے، بہت بیدردی سے شہید کیا گیا، کفن بھی مہیا نہ ہو سکا، سید احمد شہیدؒ نے فرمایا کہ ان کے چہروں کو ان کے پگڑیوں سے ڈھانپ دو، ان میں شاہ عبدالرحیم ولایتی، حضرت نور محمد جھنجھاوی جو حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے پیر ہیں ان کے پیر حاجی عبدالرحیم ولایتیؒ ہیں یعنی علمائے دیوبند کے سرخیل حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے دادا پیر یہیں آپ کے علاقہ میں (اکوڑہ خٹک سے آدھے گھنٹے کے مسافت پر) طورو مایار میں مدفون ہیں۔ یہ بہت دردناک داستان ہے پھر کبھی سناؤں گا انشاء اللہ سید احمد شہیدؒ نے جس جہاد کا آغاز کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے جہاد کو قبول فرمایا، جہاں جہاں سے آپ کا قافلہ گزرا ہے وہاں علم و دین کا بہار ہے جہاد اب بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہیگا۔ انشاء اللہ۔

وقت مختصر ہے آپ بھی تھکے ہوئے ہیں، گرمی بھی ہے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ شیخ الحدیث مولانا مطلع الانوار مدظلہ دعا فرمائیں گے۔

اختتامی دعا

دعا سے قبل مولانا عبدالقیوم حقانی نے ''خطباتِ مشاہیر'' میں کام کرنے والے کارکنان کو ''شرح صحیح مسلم'' کا انعام دیا۔

شیخ الحدیث مولانا مطلع الانوار مدظلہ فاضل دیوبند کے جامع اور پرمغز دعا سے تقریب کا اختتام ہوا۔ حضرت شیخ مدظلہ نے طلبہ دورۂ حدیث کو اجازت حدیث سے بھی نوازا۔